حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

طالب جوہری

سبیلِ سکینہؑ

حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔۱

نام کتاب : حدیثِ کربلا

مصنف : علامہ طالب جوہری

اشاعتِ چہارم : ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ : مزمل شاہ

ناشر : مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی

طباعت : سید غلام اکبر 03032659814

قیمت : -/۵۴۵ روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۲۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

سے ناواقف تھا۔ظن قوی ہے کہ یہ انس بن حارث صحابیٔ رسول ہیں۔ برادر محترم مرحوم سید عبدالعزیز طباطبائی کی رائے بھی یہی ہے۔

۹۔ انیس بن معقل اصبحی

ابن شہر آشوب ،ابنِ اعثم کوفی اور خوارزمی کے مطابق اجازت لے کر میدان میں آئے اور رجز پڑھا۔

انــا انیـــس و انــا ابــن مــعـقـل	وفــی یـمـیـنـی نـصـل سیف مـصـقل
اعـلـوا بهـا هـامـات وسط القسطل	عــن الـحـسیـن الـمـاجـد الـمـفـضـل

ابــن رســول الــلّــه خیـر مـرسـل

میں انیس ہوں اور معقل کا بیٹا ہوں اور میرے ہاتھ میں چمکتی ہوئی بڑا ن شمشیر ہے
میں اس کے ذریعہ کھوپڑیوں کو اڑا دیتا ہوں، حسین کی نصرت کیلئے جو ہر بلند سے بلند اور صاحب فضیلت ہیں۔
رسول اللہ کے بیٹے ہیں جو سب سے بہتر رسول تھے۔

فوج یزید پر شدت سے حملہ کیا اور بیس سے زیادہ افراد قتل کئے اور شہید ہو گئے۔ان کے رجز میں جزدی اختلافات پائے جاتے ہیں (ا)۔ان کے حالات نہیں ملتے۔بعض محققین کا خیال ہے کہ نام میں سہوِ کتابت ہے اور شاید یہ یزید بن مغفل جعفی ہیں۔واللہ اعلم

۱۰۔ بریر بن خضیر ہمدانی

یہ تابعی تھے ان کا شمار کوفہ کے اشراف میں تھا اور یہ شیعیان علی کے سربرآوردہ افراد میں شمار ہوتے تھے یہ بہادری کے ساتھ ساتھ زہد وتقویٰ میں مشہور تھے۔ یہ قاری قرآن تھے اور شیخ القراء سمجھے جاتے تھے۔ امیرالمومنین علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام سے علمی استفادہ کر کے قضایا و احکام پر کتاب لکھی تھی جس کا تذکرہ پایا جاتا ہے لیکن کتاب مفقود ہے۔ جب بریر کو یہ اطلاع ملی کہ امام حسین علیہ السلام نے مدینہ سے مکہ کا سفر اختیار کیا ہے تو کوفہ سے نکلے اور سرعت کے ساتھ امام کی خدمت میں مکہ حاضر ہو گئے اور شہید ہونے تک آپ

ا۔ مناقب ابن شہر آشوب ج ۴ص ۱۱۱، الفتوح ج ۵ص ۱۰۸، مقتل خوارزمی ج ۲ص ۲۳، ناسخ التواریخ ص دوم ص ۳۱۳

کی خدمت میں حاضر رہے (۱)۔ منزل ذوحسم پر اور شب عاشور ان کی گفتگو مشہور ہے۔ بریر کا عبدالرحمن انصاری سے عاشور کے دن کا مزاح بھی مؤرخین نے نقل کیا ہے جسے بیان کیا جاچکا ہے۔ اسی طرح یہ واقعہ بھی مذکور ہے کہ حبیب ابن مظاہر کے مزاح پر یہ کہا کہ یہ ہنسی کا وقت نہیں ہے تو اس پر بریر نے جواب دیا کہ خوشی کا اس سے بہتر وقت اور کونسا ہوگا۔ بس اتنی دیر ہے کہ دشمن ہماری گردنیں کاٹ دیں اور ہم حوروں سے معانقہ کریں (۲)۔ عبداللہ بن شہر کی گستاخی پر آپ کا جواب دینا بھی شب عاشور کے واقعات میں درج ہو چکا ہے۔

ایک موقع پر بریر نے امام حسین علیہ السلام سے اجازت طلب کی کہ ابن سعد سے ملاقات کرکے اس سے یہ کہیں کہ بندشِ آب کو ختم کردے اور فرات سے پانی لینے کی اجازت دے دے۔ آپ سے اجازت ملنے پر بریر ابن سعد کے پاس گئے لیکن اسے سلام نہیں کیا۔ ابن سعد نے ان سے کہا کہ برادر ہمدانی کیا میں مسلمان نہیں ہوں اور رسول کا پیروکار نہیں ہوں؟ تم نے مجھے سلام کیوں نہیں کیا؟ بریر نے جواب دیا کہ اگر تم مسلمان ہوتے تو خاندان رسول کے ساتھ اتنی سختی نہ کرتے۔ یہ تمہارا اسلام ہے کہ تم نے پانی کو تمام جانوروں اور انسانوں کے لئے روا رکھا ہے اور خاندانِ رسول اور ان کے بچوں پر بند کر رکھا ہے یہاں تک کہ وہ پیاس سے موت کے دہانے تک پہنچ گئے ہیں۔ ابن سعد نے سر کو جھکا کر کہا کہ اے بریر! مجھے اس بات کا علم ہے کہ ان لوگوں کا قاتل اور ان کے حق کا غاصب یقیناً جہنمی ہے۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ میں رے کی حکومت کو چھوڑ دوں۔ خدا کی قسم مجھے یہ معلوم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کو اذیت پہنچانا حرام ہے لیکن اگر میں ایسا نہ کروں تو رے کی حکومت کسی دوسرے کو مل جائے گی اور ابن زیاد مجھ سے پروانہ واپس لے لے گا۔ بریر یہ جواب سن کر امام کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ فرزندِ رسول! عمر بن سعد رے کی حکومت کے عوض آپ کے قتل ہونے پر راضی ہے (۳)۔ یہی واقعہ کتب مقاتل میں یزید بن حصین کے نام سے بھی پایا جاتا ہے جو یقیناً بریر بن خضیر کی تصحیف ہے۔ شہدائے کربلا میں یزید بن حصین نام کے کسی شہید کا سراغ نہیں ملتا۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ بریر نے ایک بار فوج یزید کو خطاب کیا اور نصیحتیں کیں لیکن لوگوں نے ان کی بات نہ سنی۔

۱۔ ذخیرۃ الدارین ص ۲۶۰ بحوالہ حدائق

۲۔ مقتلِ مقرم ص ۲۱۶

۳۔ مقتلِ خوارزمی ج ۱ ص ۳۵۱، کتاب الفتوح ج ۵ ص ۹۶

عفیف بن زبیر (فوج یزید کا ایک سپاہی) کہتا ہے کہ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ فوج یزید سے یزید بن معقل نامی ایک شخص میدان میں آیا اور تمسخر کے ساتھ بریر کو پکار کر یہ کہنے لگا کہ بریر! آج کا یہ دن تمہیں کیسا لگا جو خدا نے تمہارے لئے مہیا کیا ہے؟ بریر نے کہا کہ خدا نے اپنے لطف و کرم سے مجھے نیکی اور خوبی عطا فرمائی ہے اور تیرے لئے بدنصیبی فراہم کی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ جھوٹ کہہ رہے ہو حالانکہ تم پہلے جھوٹے نہیں تھے۔ کیا تمہیں یاد ہے کہ ایک دن ہم اور تم کوچۂ بنی دودان سے گزر رہے تھے تو تم نے کہا تھا کہ عثمان اور معاویہ گمراہ اور گمراہ کنندہ ہیں اور علی مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے حقیقی سربراہ ہیں؟ بریر نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں نے یہی کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ ہے۔ یزید بن معقل نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم گمراہوں میں شامل ہو۔ بریر نے جوب دیا آؤ کہ اسے معلوم کرنے کے لئے کہ ہم دونوں میں سے کون جھوٹا ہے ہم ایک دوسرے کے لئے بددعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور وہ قتل ہو جائے۔ یزید بن معقل نے اسے قبول کیا۔ دونوں ایک جگہ جمع ہوئے اور دونوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اللہ جھوٹے پر لعنت کرے اور جو حق پر ہو وہ باطل والے کو قتل کردے۔ پھر دونوں نے ایک دوسرے پر تلوار سے حملہ کیا۔ یزید بن معقل کی ضرب کمزور تھی اس سے بریر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن بریر کی تلوار خود کو کاٹتی ہوئی مغز میں پیوست ہوگئی۔ عفیف بن زہیر کہتا ہے کہ اب بھی میری نگاہ میں ہے کہ بریر اپنی تلوار اس کے سر سے نکالنے کی کوشش کر رہے تھے کہ رضی بن منقذ عبدی نے بڑھ کر بریر پر حملہ کردیا۔ بریر اس سے لپٹ گئے اور اسے پٹخ کر اس کے سینے پر بیٹھ گئے۔ اس وقت رضی بن منقذ نے دوسروں کو مدد کے لئے پکارا۔ اس پر کعب بن جابر ازدی بریر پر حملہ کرنے کے لئے بڑھا راوی کہتا ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ یہ بریر بن خضیر قاری قرآن ہیں جو ہمیں مسجد میں قرآن پڑھایا کرتے تھے لیکن کعب نے اس کی بات پر توجہ نہیں دی اور آگے بڑھ کر بریر کی پشت میں نیزہ پیوست کردیا۔ نیزہ کا بریر نے احساس کرتے ہی حملہ کردیا اور اس کے چہرے اور ناک کو دانتوں سے زخمی اور پارہ کردیا۔ اس نے تیزی سے بریر کو دھکیل دیا پھر تلوار کی ضربتوں سے بریر کو شہید کردیا۔ اس دوران رضی بن منقذ کعب کا شکریہ ادا کرتا ہوا دور چلا گیا۔ یوسف بن یزید نے یہ واقعہ سن کر عفیف بن زہیر سے پوچھا کہ تم نے خود یہ واقعہ دیکھا ہے؟ تو اس نے جواب میں کہا کہ ہاں! میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔ راوی کہتا ہے کہ جب کعب بن جابر اپنے گھر واپس آیا تو اس کی بیوی یا اس کی بہن نوار نے کہا کہ تم

نے فرزندِ فاطمہ کے دشمنوں کی مدد کی اور سید القراء کو قتل کیا۔ میں اب زندگی بھر تم سے بات نہیں کروں گی۔(۱)

بریر اجازت لے کر میدان جنگ میں آئے اور یہ رجز پڑھا

انا بریر و ابی خضیر   لیث یروع الاسد عندالزیر

یعرف فینا الخیر اهل الخیر   اضربکم ولا اریٰ من ضیر

کذاک فعل الخیر من بریر

میں بریر ہوں اور میرے باپ کا نام خضیر ہے۔ میں وہ شیر ہوں کہ جس کی گونج سے دوسرے شیر ڈرتے ہیں۔
اہل خیر میرے خیر کو پہچانتے ہیں۔ میں تلوار مار رہا ہوں اور اس میں کوئی اندیشہ نہیں ہے۔
اور یہی بریر کا کار خیر ہے۔

پھر تلوار کھینچ کر حملہ کیا۔ تلوار مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے ﴿اقتربو منی یا قتلة المومنین اقتربو منی یا قتلة أولاد البدر بین اقتربو منی یا قتلة اولاد رسول رب العالمین و ذرية الباقتین﴾ سامنے آؤ اے مومنین کے قاتلو، اے بدریوں کی اولاد کے قاتلو، اے اولاد رسول کے قتل کرنے والو سامنے آؤ(۲)۔ امالیٔ صدوق کے مطابق تیس آدمیوں کو قتل کر کے شہید ہوئے۔ محقق سماوی نے ذکر کیا ہے کہ ان کے اور ان کے باپ کے نام میں اختلاف ہے۔ رجال کی کتابوں میں یزید بن حصین لکھا گیا ہے جبکہ ابن اثیر نے تاریخ کامل میں بریر بن خضیر لکھا ہے، اُن کے رجز میں ان کے نام کی تائید ہے(۳)۔ علامہ شوستری نے یزید بن حصین کو بریر بن خضیر قرار دیتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ یزید بن حصین یا بریر بن حصین نامی کوئی شخص اصحاب حسین میں نہیں ہے۔(۴)

۱۱۔ بدر بن رقیط

کتابوں میں ان کا تذکرہ نہیں ملتا۔ زیارت رجبیہ میں ان پر سلام ہے ﴿السلام علیٰ

۱۔ تاریخ طبری ج۴ ص۳۲۹
۲۔ ذخیرۃ الدارین ص۲۶۳
۳۔ ابصار العین ص۱۲۵۔۱۲۶
۴۔ قاموس الرجال ج۲ ص۲۹۳

بدر بن رقیط وا بنیہ عبداللہ و عبیداللہ ﴾ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کہ یہ کسی ایسے شہید کا تذکرہ ہے جس کے دو بیٹے بھی شہید ہوئے ہیں۔ ایسے شہید کا تذکرہ زیارتِ ناحیہ میں بھی ہے کہ ﴿السلام علی زید بن ثبیت القیسی، السلام علی عبداللہ و عبیداللہ ابنی یزید بن ثبیت القیسی ﴾
یہ یزید بن ثبیت وہی یزید بن عبیط ہیں جن کا ذکر تاریخ طبری میں بھی ہے اور انہیں کا نام کتابت کی غلطی سے بدر بن رقیط لکھا گیا۔(۱)

۱۲۔ بشر بن عمر و حضرمی

یہ وہی بزرگ ہیں جنہیں رے میں اپنے بیٹے کی گرفتاری کی خبر ملی تھی۔ ان کا واقعہ درج کیا جا چکا ہے۔

۱۳۔ بکر بن حیّ

قاموس الرجال کے مطابق یہ بکر بن حی بن تیم اللہ ثعلبہ تیمی ہیں۔ یہ لشکر یزید میں تھے۔ جنگ کے فیصلہ کے بعد امام کے لشکر میں آ گئے اور حملہ اولی کے بعد شہید ہوئے۔(۲)

۱۴۔ بکیر بن حرّ ریاحی

عبدالمجید حائری نے جوہر الثمین (تالیف شیخ حسین بن علی بغدادی، سنِ تالیف ۱۰۱۹ھ) سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے والد نے کہا کہ عاشور کے دن حر اپنے بیٹے بکیر کو ساتھ لے کر امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ جب حر نے اپنے بیٹے کو میدان میں بھیجا تو اس نے حملہ کر کے بہت سے افراد (۴۰۔۷۰) کو قتل کیا۔ یزید کے فوجیوں نے اسے درمیان میں لے کر تیروں سے چھلنی کر دیا اور وہ شہید ہوا تو حر نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بیٹے کی شہادت سے سرفراز فرمایا(۳)۔ صاحبِ ناسخ نے اس کا نام علی لکھا ہے اور شرح شافیہ کے

۱۔ انصار الحسین ص۱۱۲
۲۔ ابصار العین ص۱۹۴
۳۔ ذخیرۃ الدارین ص۱۹۹